Research Proposal

Synopsis for Ph.D. (Urdu) Registration

: Entitled :

Azadi ke Baad Naatgoi - Hyderabad aur Nanded Ke Hawale Se

: Submitted to :

Swami Ramanand Teerth Marathwada University, Nanded.

: Submitted by :

Munnawarunnisa Bushra
[M.A.,B.Ed.]
D/o. Mohammed Abdul Bari Siddiqui

: Research Guide :

Prof. Hamed Ashraf
[M.A., M.Phil, Ph.D.]
Chairman BOS in Urdu SRTMU, Nanded.

Head, Department of Urdu

Maharashtra Udayagiri Mahavidyalaya,Udgir.

(Agust 2021)

”آزادی کے بعد نعت گوئی
(حیدرآباد اور ناندیڑ کے حوالے سے)“

☆ **بابِ اوّل** : نعت گوئی پر ایک نظر

(تعارف ، نعت کی تعریف ، خصوصیات)

عربی، فارسی اور اُردو ادب میں نعت کی روایت

☆ **بابِ دوّم** : نعت گوئی کی ضرورت واہمیت

☆ **بابِ سوّم** : حیدرآباد میں نعت گوئی کے مختلف ادوار (آزادی کے بعد)

☆ **بابِ چہارم**: ناندیڑ میں نعت گوئی کے مختلف ادوار (آزادی کے بعد)

☆ **بابِ پنجم** : نعت گوئی :امکانات اور مستقبل

☆ **سوالنامہ**

(ریسرچ کے دوران شعراء سے ان کے کلام کے متعلق پوچھے جانے والے مختلف سوالات)

☆ **کتابیات**

تلخیص برائے پی ایچ-ڈی

بعنوان

آزادی کے بعد نعت گوئی ۔ حیدرآباد اور ناندیڑ کے حوالے سے

مقالہ برائے ادخال :

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ

مقالہ نگار :

منورالنساء بشریٰ

[ایم-اے، بی ایڈ]

بنت محمد عبدالباری صدیقی

نگران کار :

پروفیسر حامد اشرف

[ایم-اے، ایم- فل، پی ایچ-ڈی]

چیئرمین بورڈ آف اسٹڈیز، SRTMU، ناندیڑ

صدر شعبۂ اُردو، مہاراشٹرا اُودے گری کالج، اُودگیر

(اگست 2021)

☆ عنوان (Title) : آزادی کے بعد شہر ناندیڑ اور شہر حیدرآباد کے منتخب نعت گو شعراء : ایک تجزیاتی مطالعہ

☆ تعارف (Introduction) :

نعت کی تعریف - خصوصیات - اہمیت وافادیت

عربی، فارسی اور اردو ادب میں نعت کی روایت۔

☆ ادب پر ایک نظر (Review of Litreture) :

شہر ناندیڑ اور شہر حیدرآباد (دکن) کا جغرافیائی - تاریخی اور ادبی پس منظر

نعت گو شعراء کا تعارف مختلف ادوار میں (آزادی تا حال)

☆ ضرورت واہمیت (Need/ Signficance) :

نعت گوئی کی اہمیت اور ضرورت

☆ مقاصد (Objectives) :

ریسرچ کے مختلف مقاصد

☆ سوالنامہ (Research Questions) :

ریسرچ کے دوران شعراء سے اُن کے کلام کے متعلق پوچھے جانے والے مختلف سوالات

☆ قیاس/امکاں (Hypothesis) :

نعت گوئی کے میداں میں آنے والے امکانات۔ مستقبل کے شعراء

☆ تقابلی جائزہ :

☆ کتابیات (Refrences) :

مختلف کتابیات جن سے مدد لی گئی۔

تعارف

تعارف (Introduction) :

اُردو ادب حصہ نثر اور حصہ نظم پر مشتمل ہے۔ حصہ نظم میں نعت بھی ایک مخصوص صنف ہے۔ جسے ادب کا گراں قدر سرمایہ تصور کیا جاتا ہے۔ نعت گوئی کو قدیم صنف شاعری مانا جاتا ہے۔

''نعت دراصل وہ نظم ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف وتوصیف بیان کی جائے۔''

اُردو شاعری میں نعت گوئی کا موضوع اپنی بے پناہ رفعتوں، عظمتوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ دراصل نعت کہنے کے لئے شاعری کی کوئی خاص ہیئت مخصوص نہیں۔ البتہ اس موضوع کی پابندی میں اظہار عقیدت، جذباتِ محبت کے ساتھ ساتھ اخلاص و نیازمندی، عشق وارفتگی کی متاعِ گراں درکار ہوتی ہے۔

جیسا کہ سبھی جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سب سے پہلے پروردگار پاک ہی نے بیان فرمائی۔ قرآن مجید میں ایسے کئی مقامات صاف پڑھے جاسکتے ہیں۔ جس میں خالق دو عالم مالک کائنات نے آپ ﷺ کی مدح وثناء فرمائی۔ جبکہ یہ قرآن رہتی دنیا تک کے لئے انسانیت کی فلاح وصلاح کا منشور عظیم ہے۔ اسی قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہا اور بہت اچھے ناموں کے ساتھ مدح سرائی کی ہے۔ جیسے مصطفیٰ، مجتبیٰ، احمد، محمدؐ ، یٰسین ، طٰہٰ ، کملی والے، نور، شاہد، بشیر و نذیر، نبی اُمّی ، معلم کتاب وحکمت، صاحب خلق عظیم، سراپا ہدایت، سراپا رحمت، عبد کامل اور اسی طرح کے بے شمار اوصاف کو بیان کیا ہے۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے قرآن ہی سے استنباط کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کا شعار اپنایا۔اس طرح نعت گوئی کی ضیاء بار ہاں عرب سے نکل کر عجم اور پھر ساری دنیا میں پھیل گئی۔ نبی کریم افضل الصلوۃ وتسلیم کی نعت و مدح انبیاء علیہ السلام سے لے کر آج تک جاری و ساری ہے اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

☆ عربی زبان میں نعت گوئی :

ہر ملک ، ہر زبان اور ہر دور میں نعت گوئی کی روایت چلی آرہی ہے۔سب سے پہلے عربی میں نعت گوئی کی روایت ملتی ہے۔

عہد رسالت میں ہی نعت گو اصحابِ کرام کی تعداد کم وبیش ایک سو پچاس اور دس سے زیادہ خاتون شعراء کا حوالہ ملتا ہے۔جس میں حضرت حسان بن ثابتؓ۔حضرت کعب بن مالکؓ ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ،حضرت ایمن بن خزیمہؓ کے نام مشہور ہیں۔

☆ فارسی میں نعت گوئی :

نعت گوئی کے عمدہ ترین خزینے ہمیں فارسی زبان میں عہد قدیم سے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ حافظ شیرازؒ ، حضرت سعدیؒ،حضرت شمس تبریزیؒ،مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ،عرفی شیرازیؒ،حضرت امیر خسروؒ،مرزا عبدالقادر بیدل ،

علامہ اقبالؒ، مرزا غالبؔ کے علاوہ کتنے ہی نامور شعراء ہیں جنھوں نے اسوۂ مبارک اور سیرت پاک کے ہر ہر گوشے سے خود کو مربوط کرتے ہوئے نعت گوئی کا افتخار پایا ہے۔

☆ اُردو ادب میں نعت گوئی :

اُردو ادب کا ایک بہت بڑا حصہ نعتیہ کلام پر مشتمل ہے۔ جو کسی خزانہ سے کم نہیں۔ نعت رسول کائناتﷺ کا میدان بہت وسیع وعریض ہے۔ اُردو شعراء کرام نے اس مقدس صنف سخن میں عہد قدیم سے ہی طبع آزمائی کی اور اپنی عقیدت وایمانیت کا ثبوت پیش کیا۔ یہ بات خصوصاً قابل ذکر ہے کہ مسلمان برادران کلمہ گو کے علاوہ ہمارے غیر مسلم بھائی بھی نعت گوئی کے میدان میں اپنے جوہر طبع نمایاں کرتے نظر آتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے ہندو شعراء کی نعت گوئی کی طرف متوجہ ہونا یہاں کی ایک بہت پرانی روایت رہی ہے۔

حقیقت دراصل یہ ہے کہ ہم اپنی محدود علمیت کے باعث صرف عربی، فارسی، اُردو میں ہی سارا مواد تلاش کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں میں کسی نہ کسی عنوان اور کسی نہ کسی صورت میں نعت گوئی کا وجود ہے۔ جس پر ہماری ابھی تک نظر نہیں پہنچی۔

سفینہ چاہیے اس بحرِ بےکراں کے لئے

یہ معاملہ نور لامحدود کا ہے جس کی خاطر تخلیق کائنات عمل میں آئی جو آج بھی تصورات انسانی کی حدود میں نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ حمد ونعت کا کسی زبان وادب میں حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔

شہر ناندیڑ کا جغرافیائی، تاریخی اور ادبی پس منظر

مراٹھواڑہ کی سرزمین میں کئی اضلاع ایسے ہیں جن میں بزرگانِ دین کے قدوم مبارک پڑنے کی وجہ سے وہ علاقے نہ صرف علم وعرفان کا گہوارہ بن گئے بلکہ شعروادب کی پرورش بھی ان علاقوں کی شناخت بن گئی۔ ایسے ہی اہم اضلاع میں ناندیڑ کا شمار ہوتا ہے۔ جو نہ صرف اسلامی روحانیت کی پاک ومتبرک سرزمین ہے بلکہ سکھ قوم کے لئے بھی روحانیت کا مرکز تصور کیا جاتا ہے۔

ولؔی اورنگ آبادی، سراؔج اورنگ آبادی کے علاوہ قاضی محمود بحری کا تعلق بھی مراہٹواڑہ سے رہا ہے۔ جنھوں نے روحانی شاعری کے طور پر نعت گوئی کو وسیلہ اظہار بنایا ہے۔ حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ، فانی بدایونی، قمر اقبال، رفیع الدین قندھاری، حضرت عبدالرحمٰن فخرؔی وغیرہ کا تعلق شعراء کے اسی گروہ سے ہے۔ جو دلوں کو گرمی اور روح کو تازگی بخشنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

شہر ناندیڑ دریائے گوداوری کے کنارے آباد ہے۔ آزادی سے قبل سلطنت حضور نظام حیدر آباد کے اضلاع کا حصہ شہر ناندیڑ تھا۔

سکھوں کے دسویں گرو، گرو گوبند سنگھ کی یہ آرام گاہ بھی ہے۔ ناندیڑ کے قلعہ کا تعلق بھی بہت قدیم ہے۔

ناندیڑ عہد قدیم سے ہی سنتوں، سادھوں اور صوفیائے کرام کا ایک مرکز رہا ہے۔ زمانہ قدیم کے ناندیڑ شہر کے حمزہ نامی شخص کا تذکرہ قدیم تذکروں میں موجود ہے۔ آزادی سے قبل معروف شاعر مصورِ غم حضرت فانی بدایونی بھی ناندیڑ میں تقریباً ایک سال تک قیام پذیر رہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے صوفیائے کرام اور اولیاء کی جس جماعت کو سارے ہندوستان میں اقامت دین کے کام کے لیے بھیجا تھا۔ اس جماعت کے ایک زبردست صوفی اور ولی اللہ حضرت حاجی سیاح سرور مخدومؒ نے ناندیڑ کے ایک تعلقہ قندہار میں سکونت اختیار کی۔

ناندیڑ میں صوفیاء اور اولیاء نے بھی تصنیفات اور تالیفات کا بڑا ذخیرہ ملت اسلامیہ کے لئے چھوڑا ہے۔ قدیم دکنی اُردو میں جن کے مخطوطے موجود ہیں۔

حضرت محمود شاہ صاحبؒ، حضرت حسین شاہ صاحبؒ، مجذوب المعروف برہنہ شاہ صاحبؒ جیسی عظیم روحانی شخصیات نے بھی ناندیڑ کو اپنے فیضانِ نگاہ بخشی۔

☆ شہر حیدر آباد کا تاریخی، ادبی، جغرافیائی پس منظر :

دکن کا شہر حیدر آباد جسے قلی قطب شاہ کا شہر مانا جاتا ہے۔ موسیٰ ندی پر باندھے گئے حسین ساگر کے اطراف موجود یہ شہر تاریخی قلعہ گولکنڈہ، چار مینار، مکہ مسجد وغیرہ تاریخی عمارتوں کے ساتھ عہد قدیم سے ہی علم وادب کا گہوارہ بھی ہے۔

محمد قلی قطب شاہ نے قلعہ گولکنڈہ سے 1591ء میں شہر حیدر آباد کو قائم کیا۔ ڈیڑھ سو سال تک قطب شاہی دور نے یہاں علوم وفنون کی سرپرستی کی۔ اس دور کے کئی حکمراں خود شاعر رہے۔ 1724ء میں مغل گورنر آصف جاہ اول نے آصف جاہی خاندان کی بنیاد ڈالی اور 1948ء تک حیدر آباد کو دارالحکومت بنائے رکھا جس کے نتیجہ میں یہ شہر نہ صرف تاریخی حیثیت رکھتا ہے بلکہ یہاں ادب کے پہنچنے کے بے انتہاء مواقع ملے اور ہر شعبہ نے ترقی پائی۔

موسیٰ ندی کے کنارے آباد یہ تاریخی ادبی اہمیت رکھنے والے شہر ہے۔ علم دوست سرپرستوں اور حکمرانوں نے دنیا کے مختلف حصوں سے آنے والے علوم وفنون کے ماہرین کی حوصلہ افزائی کی جس کے نتیجہ میں حیدر آباد قطب شاہی اور آصف جاہی حکمرانوں کے دور میں ادبی، ثقافتی، تخلیقی، فنکاری میں صف اول رہا۔ ہر زبان کے ادب کا یہاں گراں قدر سرمایہ ملتا ہے اور ماضی کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے یہ شہر آج بھی علم وفن کا گہوارہ ہے۔

شہرناندیڑوحیدرآباد کے نعت گوشعراء کومندرجہ ذیل چارادوار میں بہترطور پرجانااورسمجھا جاسکتا ہے۔

☆ **ادوار :**

I۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۰ء

II۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۸۰ء

III۔ ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۰ء

IV۔ ۲۰۰۰ء سے ۲۰۲۱ء تاحال

☆ **پہلادور :**

I۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۰ء

شہرناندیڑکے منتخبہ نعت گوشعراء :

حضرت عبدالرحمٰن فخریؔ صاحب، حضرت عبدالقدیرصدیقی تصورؔ صاحب، رفیع الدین قندہاری صاحب وغیرہ۔

شہرحیدرآباد کے منتخبہ نعت گوشعراء :

حضرت معزالدین ملتانی صاحب، اوج یاقوبی صاحب، کامل شطاری صاحب، سیف الدین شرفی صاحب، صفی اورنگ آبادی صاحب وغیرہ

☆ دوسرا دور : (۱۹۶۰ء سے ۱۹۸۰ء)

شہر ناندیڑ کے منتخبہ نعت گو شعراء :

حضرت تراب الدین صدیقی ترابؔ صاحب، عبدالقادر بے دل صاحب، حضرت لطیف الدین داتاؔر صاحب، حامد اردھاپوری صاحب، اقبال احمد ترابی صاحب وغیرہ

شہر حیدرآباد کے منتخبہ نعت گو شعراء :

حضرت خواجہ شوقؔ صاحب، حضرت نصیر الدین بسملؔ صاحب، حضرت بے ہوشؔ محبوب نگری صاحب مرزا شکور بیگ صاحب، سید شاہ جمیل الدین شرفی صاحب وغیرہ

☆ **تیسرا دور** : (۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۰ء)

شہر ناندیڑ کے منتخبہ نعت گو شعراء :

حضرت کمال الدین صدیقی ساجدؔ صاحب، پروفیسر فہیم احمد صدیقی فہیمؔ صاحب، پروفیسر یونس فہمی صاحب، عبدالرحمٰن فخری صاحب، فیروز رشید صاحب وغیرہ

شہر حیدرآباد کے منتخبہ نعت گو شعراء :

سید اعظم علی صوفی صاحب، حمید الدین شرفی صاحب، ڈاکٹر عقیل ہاشمی صاحب، ڈاکٹر محمد علی اثر صاحب، اظہر قادری صاحب وغیرہ۔

☆ **چوتھادور : (۲۰۰۰ء سے ۲۰۲۱ء)**

شہرناندیڑکےمنتخبہ نعت گوشعراء :

مولاناشمس الدین صدیقی اقبالؔ صاحب، رشیدؔمیمن صاحب، عبدالسمیع صدیقی نعیمؔ صاحب غالب عاصی صاحب، غلام محمداحمد صاحب وغیرہ۔

شہرحیدرآبادکےمنتخبہ نعت گوشعراء :

طیبؔ پاشاہ قادری صاحب، سردارسلیم صاحب، قاضی فاروق عارفی صاحب، مسرورعابدی صاحب، اسدثنائی صاحب وغیرہ

☆ **مقاصد،ضرورت واہمیت :**

☆ **مقاصد: (Objectives)**

(۱) اردو ادب میں نعتیہ شاعری کا جائزہ لینا

(۲) نعتیہ شاعری کی اہمیت وافادیت کا مطالعہ کرنا

(۳) عربی، فارسی اور اردو ادب میں فنِ نعت گوئی کا تجزیاتی مطالعہ کرنا۔

(۴) آزادی کے بعد شہر ناندیڑ میں نعتیہ شاعری کا تنقیدی تجزیہ کرنا۔

(۵) آزادی کے بعد شہر حیدرآباد (دکن) میں نعتیہ شاعری کا تنقیدی تجزیہ کرنا۔

(۶) آزادی سے تا حال نعت گوئی کے بدلتے فنی محاسن کا مطالعہ کرنا۔

(۷) منتخب شعروں کے نعت گو شعراء کے کلام کا تقابلی جائزہ لینا۔

(۸) دونوں شعروں میں نعت گوئی کے مستقبل کے روشن امکانات تلاش کرنا۔

☆ **ضرورت واہمیت (Need and Significance) :**

احادیث سے ثابت ہے عشقِ حبیب کبریا ﷺ سے ہی اہل ایماں کی دو جہاں میں سرفرازی ہے اسی میں اگر خامی یا کمی ہو تو سب کچھ ناقص وادھورا ہو جاتا ہے۔ ادب میں نعت گوئی کی صنف گوہر مقصود کا درجہ رکھتی ہے جو اس کی اہمیت کا پتہ دیتی ہے۔

(۱) اہل ایماں کی چاہت ہوتی ہے عشقِ ساقی کوثر ﷺ سے مزین نعت گوئی اُن کے لئے دو جہاں میں کامیابی وکامرانی کا ذریعہ بنے۔ اس لئے وہ اپنے کلام کو ہر خاص وعام تک پہنچانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

(۲) قدیم صنف شاعری کے ہر دور کو بدلتے ،نکھرتے رنگ وروپ کو سمجھنے اور پرکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۳) ادبی محفلوں، طرحی اور غیر طرحی نعتیہ مشاعروں کے رواج کو مستقبل میں برقرار رکھنا ادبی سرمایہ کے ذخیرہ کے لئے ضروری ہے۔

☆ قیاس/امکانات (Hypothesis) :

☆ نعت گوئی کا میدان روزِ اوّل سے روشن و تابناک ہے۔شہر ناندیڑ جواں نعت گو شاعر طاہر حسین طاہر ، جواد قادری (میمن) ، مدثر عکس اور سیف الدین جنیدؔ کے روشن مستقبل کے قوی امکانات ہیں۔ مستقبل میں شہر ناندیڑ کو مصمّم ارادہ رکھنے والے باحوصلہ نوجوان شاعر میسر ہیں جن سے امید ہے کہ وہ اس ادبی و تاریخی شہر کی نعت گوئی کی روایات کی بہترین پاسداری کریں گے۔

☆ اسی طرح شہر حیدرآباد میں بھی نعت گوئی کا فن ماضی کی شاندار روایتوں سے لبریز ہے۔ یہاں مشاعروں، جلسوں اور نعت کی خاص محفلوں نے مستقبل کے روشن امکانات کو ابھی سے ظاہر کیا ہے۔

نوجوان شاعروں میں وہی عشق رسول ﷺ اور حرارت ایماں دکھائی دیتا ہے۔ جو ماضی کے شاعروں میں بدرجہ اتم موجود تھا۔

☆ دونوں شہروں ناندیڑ وحیدرآباد کے نعت گو شعراء کا تقابلی جائزہ :

شہر حیدرآباد اور شہر ناندیڑ جو کہ جغرافیائی اعتبار سے بالکل الگ حیثیت رکھتے ہیں۔لیکن یہاں کے تاریخی اور ادبی پس منظر اپنے اندر بہت حد تک یکسانیت رکھتے ہیں۔تاریخ گواہ ہے کہ دونوں شہروں کے ادبی ماحول نے اردو ادب کو نثر و نظم کے بیش قیمتی سرمایہ سے نوازا۔جیسا کہ ہم نے آزادی کے بعد سے ابھی تک کے مختلف چار دور کے ہر دو شہروں کے شاعروں کے کلام کو دیکھا اور پڑھا ہے۔ہمیں یہ صاف نظر آتا ہے کہ ہر دور میں نعت گوئی کے میدان میں شعراء نے کم و بیش وہی جوش و جذبہ اور ایمان کو نہ صرف تازہ کیا بلکہ قاری وسامعی کے دل و دماغ کو معطر کرنے والے کلام سے بھی نوازا۔

چونکہ نظام حکومت کے دور میں شہر ناندیڑ دکن کے علاقے میں ہی گِنا جاتا تھا اس لئے یہاں کی تہذیب و تمدن،ادبی ماحول کی گرمائی اور روشنائی بھی میں خاصی یکسانیت دکھائی دیتی ہے۔

حیدرآبادی شعراء کا کلام ہمیں بسا اوقات فنی لوازم سے بھرپور معلوم ہوتا ہے تو ہمیں دوسرے شہر ناندیڑ کے شعراء کے کلام کی گہرائی اور عشق رسول ﷺ کی روشنی اور سادگی سے پیش کئے گئے جذبے کلام کی بلندیوں کو چھوتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔غرض دونوں شہروں کے فنِ نعت گوئی کا تقابل ہمیں نہ صرف مشکل بلکہ کہیں کہیں ناممکن ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

☆ **مقاصد: (Objectives)**

(۱) اردو ادب میں نعتیہ شاعری کا جائزہ لینا

(۲) نعتیہ شاعری کی اہمیت وافادیت کا مطالعہ کرنا

(۳) عربی، فارسی اور اردو ادب میں فنِ نعت گوئی کا تجزیاتی مطالعہ کرنا۔

(۴) آزادی کے بعد شہر ناندیڑ میں نعتیہ شاعری کا تنقیدی تجزیہ کرنا۔

(۵) آزادی کے بعد شہر حیدرآباد (دکن) میں نعتیہ شاعری کا تنقیدی تجزیہ کرنا۔

(۶) آزادی سے تاحال نعت گوئی کے بدلتے فنی محاسن کا مطالعہ کرنا۔

(۷) منتخب شعروں کے نعت گو شعراء کے کلام کا تقابلی جائزہ لینا۔

(۸) دونوں شعروں میں نعت گوئی کے مستقبل کے روشن امکانات تلاش کرنا۔

(۹) آزادی کے بعد شہر ناندیڑ اور شہر حیدرآباد کے منتخب نعت گو شعراء: ایک تجزیاتی مطالعہ

☆ کتابیات (Refrences) :

(۱) کلیات نثر و نظم ڈاکٹر فہیم احمد صدیقی	ڈاکٹر ایچ۔ پی۔ تبسم ناز
(۲) پلکوں کی دستک (نعتیہ دیوان)	سعد شاہ نصیر الدین بسملؔ ابو العلائی
(۳) متاع دارین	عبد الرحمٰن فخری صاحب
(۴) فلاح دارین	محمد تراب الدین صدیقی
(۵) نعمت دارین	محمد کمال الدین صدیقی
(۶) وجدان نعت	حضرت واصل حیدرآبادی
(۷) نغمات ایمانی	لطیف الدین داتار
(۸) پس دیوار	پروفیسر یونس فہمی
(۹) تعارف	ڈاکٹر عبد السمیع صدیقی
(۱۰) سوانح حیات حضرت فخری	حضرت واصلؔ حیدرآبادی
(۱۱) اردو کے منتخب غیر مسلم نعت گو شعراء	ڈاکٹر عقیلہ بیگم